٩٧

۱۴۳۰/۶/۶ھ
۱۴ سھ

۸۹/۲۴۸-۲۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

① کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا ایک بھائی دبئی میں ایک کمپنی میں ملازم تھا۔ کمپنی والوں نے میرے بھائی کا بیمہ کمپنی میں بیمہ کرایا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ تو میں نے وکیل کے ذریعے بیمہ کمپنی سے کیس لڑا۔ کیس جیتنے کے بعد بیمہ کمپنی نے ہمیں ایک مخصوص تعداد میں رقم دی۔ جسمیں ہم نے وکیل کا فیس ادا کیا۔

اب درج ذیل سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں۔

① بیمہ کمپنی کیساتھ ہم نے جو کیس لڑا اور اس کیس کے بدولت ہم رقم ملی تو الیسی رقم کا بیمہ کمپنی سے براہ راست لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

② وکیل کا فیس ہمیں خود ادا کرنا ہوگا یا بیمہ کے پیسے سے ادا کر سکتے ہیں۔

③ بیمہ کمپنی سے جو رقم ہمیں ملی اسکو ہم نے مختلف کاروبار میں خرچ کیا۔ تو اس صورت میں ہم سرمائے سے صرف ہم وہ پیسے نکالے جو بیمہ کمپنی سے ملے تھے۔ یا کاروبار میں خرچ کرنے کے بعد جو منافع ہوا ہے اس منافع اور بیمہ والے تمام پیسے کو سرمائے سے نکالے وضاحت فرمائیں۔

④ میرے بھائی کے تمام بچے چھوٹے ہیں جبکہ میرے بھائی کے دو بیویاں بھی موجود ہیں۔ لیکن بحیث ایک بھائی

۱۴ — م

۲۵۱ — ۲۴۸/۱۹

ان کا کاروبار میں سے منسلک ہے ۔ اور انکا وکیل ہے ۔
اگر بالفرض یہ پیسے صحیح نہیں تو میں ان پیسوں کا کیا کروں
اگر میرے بھائی کے بچے اور بیویاں ان پیسوں کو سرمایہ
سے نکال دینے کی اجازت دے دیں تو اس صورت میں
کیا میں ان پیسوں کا سرمایہ سے نکالنے کا ذمہ دار ہونگا
یا نہیں اس کا وبال کس پر ہوگا ۔

③ کیا بھائی کے بچوں اور بیویوں کے اجازت کے بغیر میں ان
پیسوں کو ختم کر سکتا ہوں ۔

④ کیا پیسے ختم نہ کرنے سے فوت شدہ بھائی کو ضرر ہوگا یا نہیں
وضاحت فرمائیں شکریہ ۔

المستفتی خان افضل متعلم
درجہ ثانیہ معہد
0301-2093183

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں ۔
←

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱۔ صورت مسئولہ میں اگر آپ کے بھائی کا بیمہ کمپنی نے کروایا تھا اور اس میں آپکے بھائی کا کوئی اختیاری دخل نہیں تھا تو بیمہ کمپنی سے ملنے والی رقم میں سے صرف اتنی رقم جائز ہے جتنی کمپنی نے بطور قسط جمع کروائی تھی اس سے زائد ملنے والی رقم جائز نہیں ہے اس زائد رقم کو بلا نیت ثواب صدقہ کرنا ضروری ہے۔

۲۔ وکیل کی فیس اس رقم سے ادا کیجائے جو بیمہ کمپنی کی طرف سے ملنے والی رقم میں سے حلال ہے۔

۳۔ بیمہ کمپنی سے حاصل شدہ رقم اگر کاروبار میں لگائی ہے تو کاروبار میں سے اتنی رقم نکالنا ضروری ہے جو بیمہ کمپنی کی طرف سے زائد ملی ہے اور اسی طرح کاروبار کے منافع میں سے اتنی رقم نکالے جو اس زائد رقم سے حاصل ہوئی۔

۴۔ جی ہاں آپ کاروبار سے ناجائز رقم نکالنے کے پابند ہیں۔

۵۔ جی ہاں نکال سکتے ہیں۔

۶۔ مذکورہ ناجائز رقم نکالنے کے بعد آپ کا بھائی ان شاء اللہ العزیز ضرر سے محفوظ ہو جائیگا۔

والغرر في التأمين كثير لا يسير ولا متوسط، لأن من أركان التأمين الخطر، والخطر هو حادث محتمل لا يتوقف على إرادة العاقدين.

(الفقه الإسلامي وأدلته، حكم التأمين، ٥/ ١٩، ٣٤٤٢، رشيدية)

(الدر مع الرد: كتاب الجهاد: مطلب مهم فيما يفعله التجار من دفع ما يسمى سوكرة وتضمين الحربي ما هلك في المركب ٦/ ٢٦٨، ٢٦٩، رشيدية)

قال الخطابي: سوّى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين آكل الربا وموكله، إذ كل لا يتوصل إلى أكله إلا بمعاونته ومشاركته إياه فهما شريكان في الإثم كما كانا شريكين في الفعل وكاتبه وشاهديه. قال النووي: فيه تصريح بتحريم كتابة المترابيين والشهادة عليهما وبتحريم الإعانة على الباطل.

(مرقاة المفاتيح: كتاب البيوع، باب الربا، ٦/ ٥١، رشيدية)

وفي المنية المفتي: مات الرجل ويعلم الوارث أن اباه كان يكسب من حيث لا يحل ولكن لا يعلم الطالب بعينه ليرد عليه حل له الإرث والأفضل أن يتورع ويتصدق بنية خصماء أبيه. وكذا لا يحل إذا علم ذلك بعينه لا يحل له أخذه. وإلا فله أخذه حكما أما في الديانة فيتصدق به بنية إرضاء الخصماء اهـ

(حاشية ابن عابدين: كتاب البيوع، مطلب فيمن ورث مالا حراما، ٧/٣٠٦، رشيدية)

سئلت فيمن يملك نصابا من حرام هل تجب عليه فيه الزكوة، الجواب: لا تجب عليه فيه الزكوة بل يلزمه التصدق بجميعه على الفقراء لا بنية الثواب إن لم يكن صاحب المال موجوداً.

(الفتاوى الكاملية: كتاب الزكوة ص ١٥، حقانيه)

(الدر مع الرد: كتاب الزكوة، باب زكوة الغنم، ٣/٢٦٢، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوي
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١٠/٦/٣٠هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفشاني
١٣/٦/٣٠هـ

الجواب صحيح
عفا الله عنه
١٣/٦/٣٠هـ